شبِ براءت

فضائل و مسائل

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

افراط و تفریط سے بچیں:.. 5

اھل السنۃ والجماعۃ کا معتدل نظریہ:................................. 5

شب براءت کی فضیلت: 5

شب براءت میں کیا کریں؟.. 6

مغفرت سے محروم رہنے والے چند بدنصیب: 7

1:شرک کرنے والا:... 9

شرک سے متعلقہ چند آیات واحادیث:................................... 9

2:(مسلمانوں سے) کینہ اور بغض رکھنے والا: 12

کینہ پروری سے متعلقہ چند آیات واحادیث: 12

3:ناحق قتل کرنے والا: 14

ناحق قتل سے متعلقہ چند آیات واحادیث: 14

4:زنا کرنے والا:.. 16

زنا سے متعلقہ چند آیات واحادیث:.................................... 16

بد فعلی سے متعلقہ چند آیات واحادیث: 19

5: قطع تعلقی کرنے والا: 21

قطعی تعلقی سے متعلقہ چند آیات واحادیث: 21

6: شلوار / تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا (متکبر) 22

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے متعلقہ احادیث: 23

7: والدین کا نافرمانی کرنے والا: 26

والدین کی نافرمانی سے متعلقہ چند آیات واحادیث: 26

8: شراب پینے والا: 28

شراب نوشی سے متعلقہ چند آیات واحادیث: 28

شب براءت کی چند بدعات وخرافات: 30

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

اَمَّا بَعْدُ!

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهٗ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهٗ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اللہ تعالیٰ "شب براءت" میں جن انسانوں کو جہنم سے "بری" فرماتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انہی میں شامل فرمائے۔ ماہ شعبان کی 14 تاریخ کو سورج غروب ہونے سے 15 تاریخ کی صبح صادق تک کے وقت کو "شب براءت" کہتے ہیں کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ بہت بڑی تعداد میں انسانوں کو جہنم سے بری فرماتے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل وارد

ہوئے ہیں اور اسلاف امت بھی اس کی فضیلت کے قائل چلے آرہے ہیں۔

افراط و تفریط سے بچیں:

البتہ بعض لوگ اس بارے میں افراط و تفریط کا شکار ہو رہے ہیں۔ بعض تو وہ ہیں جو سرے سے اس کی فضیلت کے قائل ہی نہیں بلکہ اس بارے میں جو احادیث مروی ہیں انہیں خود ساختہ اور من گھڑت قرار دیتے ہیں جبکہ بعض فضیلت کے قائل تو ہیں لیکن اس فضیلت کے حصول میں بے شمار بدعات اور رسومات کے مرتکب ہیں، عبادت کے نام پر ایسے منکرات سر انجام دیتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ اس سے بچنا چاہیے۔

اھل السنۃ والجماعۃ کا معتدل نظریہ:

اس بارے میں اھل السنۃ والجماعۃ کا معتدل نظریہ یہ ہے کہ "شب براءت" کی فضیلت ثابت ہے لیکن اس کا درجہ فرض و واجب کا نہیں بلکہ محض استحباب کا ہے۔ سرے سے اس کی فضیلت کا انکار کرنا بھی صحیح نہیں اور اس میں کیے جانے والے اعمال و عبادات کو فرائض و واجبات کا درجہ دینا اور بدعات و رسومات کا ارتکاب کرنا بھی درست نہیں۔

شب براءت کی فضیلت:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلًى

فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

(سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم الحدیث: 1384)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس رات میں قیام (عبادت) کرو اوراس دن روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سورج غروب ہونے کے وقت (یعنی شب براءت کے آغاز) سے آسمان دنیا پر اعلان فرماتے ہیں: کیا کوئی ہے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کیا کوئی ہے رزق کو تلاش کرنے والا کہ میں اسے رزق عطا کروں؟ کیا کوئی مصیبت کا مارا ہے کہ میں اس کی مصیبت دور کروں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ حتی کہ صبح صادق کا وقت ہو جاتا ہے۔

شب براءت میں کیا کریں؟

عام معمول کے مطابق اس رات بھی

1. عشاء اور فجر کی نمازیں وقت پر باجماعت ادا کریں۔
2. فکر آخرت کے لیے محاسبہ اور مراقبہ کریں۔
3. مسنون وظائف اور اذکار پڑھ کر آرام کریں۔
4. اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق نفل نمازیں ادا کریں۔
5. خاص کر نماز تہجد ادا کریں۔
6. انفرادی طور پر صلاۃ التسبیح ادا کریں۔
7. قرآن پاک کی تلاوت کریں۔
8. کثرت سے اللہ کا ذکر کریں۔

9. اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں اور اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعا کریں۔

10. (ضروری سمجھے بغیر) زندگی میں کبھی اس رات قبرستان جائیں۔

فائدہ: کسی عبادت کو اپنی طرف سے مخصوص کرنا درست نہیں۔

مغفرت سے محروم رہنے والے چند بدنصیب:

اللہ تعالیٰ "شب براءت" میں مخلوق کی مغفرت کا اعلان فرماتے ہیں سوائے چند بدنصیب لوگوں کے اور وہ یہ ہیں:

حضرت ابو رُھم رحمہ اللہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے کہ

أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: هَذِهِ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُورِ غَنَمِ كَلْبٍ لَا يَنْظُرُ اللهُ فِيهَا إِلَى مُشْرِكٍ وَلَا إِلَى مُشَاحِنٍ وَلَا إِلَى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا إِلَى مُسْبِلٍ وَلَا إِلَى عَاقٍّ لِوَالِدَيْهِ وَلَا إِلَى مُدْمِنِ خَمْرٍ۔

(شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث 3556)

ترجمہ: حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں لیکن اس رات 1: مشرک، 2: کینہ رکھنے والے، 3: قطع رحمی کرنے والے، 4: ازار (شلوار / پاجامہ / پینٹ / تہبند) ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے، 5: ماں باپ کے نافرمان اور 6: شراب کے عادی کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَطَّلِعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ إِلَّا لِاثْنَيْنِ: مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفْسٍ۔

(مسند احمد، رقم الحدیث:6642)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں رات میں اپنی مخلوق کی طرف [خصوصی رحمت کی نظر کے ساتھ] متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے بندوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے دو شخصوں کے 1: کینہ پرور اور 2: کسی کو (ناحق) قتل کرنے والا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادٰى مُنَادٍ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ فَأَغْفِرَ لَهٗ۔ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ فَأُعْطِيَهٗ۔ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدٌ شَيْئًا إِلَّا أُعْطِيَ إِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِكٌ۔

(شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث 3555)

ترجمہ: حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو (اللہ کی طرف سے) ایک پکارنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ کیا کوئی (اپنے گناہوں کی) مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کروں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے۔ سوائے (دو) کے 1: بدکار عورت اور 2: مشرک۔

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رات بخشش سے محروم رہنے والے کل آٹھ بدنصیب افراد ہیں۔اور وہ یہ ہیں:

1: شرک کرنے والا

2: (مسلمانوں سے) کینہ اور بغض رکھنے والا

3: ناحق قتل کرنے والا

4: زنا کرنے والا

5: قطع تعلق کرنے والا

6: شلوار / پاجامہ / تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

7: والدین کی نافرمانی کرنے والا

8: شراب پینے والا

ان میں سے ہر ایک کی مختصر تشریح اور اس سے متعلقہ چند آیات و احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

1: شرک کرنے والا:

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات خاصہ میں کسی مخلوق کو شریک کرنے والا، صفات خاصہ سے مراد وہ صفات ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً: اسباب کے محتاج ہوئے بغیر زندگی اور موت دینا، رزق دینا، اولاد دینا، عزت وذلت دینا، بگڑی بنانا، مشکلات کو حل فرمانا۔ وغیرہ۔

شرک سے متعلقہ چند آیات واحادیث:

1: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ

وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَرٰٓى اِثۡمًا عَظِيۡمًا ﴿۴۸﴾

(سورۃ النساء، رقم الآیۃ:48)

ترجمہ: اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑے گناہ کا بہتان باندھا۔

2: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَ يَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۱۱۶﴾

(سورۃ النساء، رقم الآیۃ:116)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہیں فرمائیں گے اور اس کے علاوہ جتنے گناہ ہیں ان میں سے جس کو چاہیں گے معاف فرمادیں گے اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو پکی بات ہے کہ وہ بہت دور کی گمراہی میں جاپڑا۔

3: مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ الۡجَـنَّةَ وَمَاۡوٰٮهُ النَّارُ‌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۷۲﴾

(سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ:72)

ترجمہ: بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔

4: اُولٰٓـئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۷﴾

(سورۃ التوبۃ، رقم الآیۃ:17)

ترجمہ: یہی (مشرک) لوگ ہیں، ان کے اعمال بے کار اور رائیگاں ہوگئے اور یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگ میں رہیں گے۔

5: وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ

(سورۃ الحج، رقم الآیۃ: 31)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرائے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا، اب یا تو اسے پرندے اٹھا کر لے جائیں گے یا ہوا اسے دور دراز کی جگہ جا کر پھینک دے گی۔

6: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: 4761)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے ہی تجھے پیدا فرمایا ہے۔

پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو جائے گا۔

پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا (بدکاری) کرے۔

2:(مسلمانوں سے) کینہ اور بغض رکھنے والا:

وہ انسان جو اپنے دل میں اپنے کسی دوسرے مسلمان کا برا سوچے، دل میں محبت کی بجائے نفرت پالے، اس کے لیے پیار کے جذبات کے بجائے دشمنی رکھے، اسے راحت دینے کے بجائے تکلیف دینے کے منصوبے بنائے، عزت دینے کے بجائے رسوا کرنے کی جستجو میں لگا رہے، اسے خوشیاں دینے کے بجائے پریشانیوں میں مبتلا رکھے وہ شخص "کینہ پرور" کہلاتا ہے۔

کینہ پروری سے متعلقہ چند آیات واحادیث:

1: اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

(سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ:91)

ترجمہ: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔ اب بتاؤ کہ کیا تم (ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث:6633)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔

3: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا: بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ۔

(جامع الترمذی، رقم الحدیث:2433)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو درجہ میں (نفلی) روزے (نفلی) نماز اور (نفلی) صدقے سے بھی زیادہ فضیلت والی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ ضرور بتایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگوں کے درمیان ”صلح صفائی“ کرانا ہے۔ اس لیے کہ باہمی کینہ وناچاقی اور پھوٹ دین کو ختم کرنے والی چیز ہے۔

4: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفَتَّحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ يُقَالُ رُدُّوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی المتھاجرین، رقم الحدیث:1946)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں ان دو دنوں کے اندر لوگوں کی مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے لیکن مشرک آدمی اور باہمی عداوت (کینہ) رکھنے والوں کی مغفرت نہیں کی جاتی۔ (فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ) انہیں دیکھتے رہو! انہیں مہلت دو یہاں تک کہ وہ دونوں آپس میں ”صلح صفائی“ کرلیں۔

3: ناحق قتل کرنے والا:

کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔ اگر کوئی شخص غلبہ اسلام کے لیے شر پسند دشمنانِ اسلام کو قتل کرتا ہے یا کسی ایسے انسان کو قتل کرے جس کا قتل کرنا شریعت میں جائز قرار دیا گیا ہو تو ایسے اشخاص اس وعید میں شامل نہیں ہیں کیونکہ ایسے امور میں وہ شرعاً قاتل شمار نہیں ہوتے۔

ناحق قتل سے متعلقہ چند آیات واحادیث:

1: مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِي الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ

(سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ:32)

ترجمہ: جس نے کسی ایک بے گناہ کی جان لی یا زمین میں فساد برپا کیا گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔

2: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ۔

(سنن ابی داؤد، باب تعظیم قتل المؤمن، رقم الحدیث:4272)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کسی مومن کو (ناحق) قتل کیا پھر اس قتل پر خوش بھی ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں فرمائیں گے۔

3: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

(جامع الترمذی، باب ما جاء فی تشدید قتل المؤمن، رقم الحدیث:1315)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے (ناحق) قتل ہونے سے پوری دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ تعالیٰ کے ہاں معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

4: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَزَوَالُ الدُّنْيَا جَمِيْعًا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ دَمٍ يُسْفَكُ بِغَيْرِ حَقٍّ.

(شعب الایمان للبیہقی، باب تحریم النفوس، رقم الحدیث:4960)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی شخص کے ناحق قتل ہونے سے پوری کائنات کا ختم ہو جانا معمولی حیثیت رکھتا ہے۔

5: عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْبَجَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ.

(جامع الترمذی، باب الحکم فی الدماء، رقم الحدیث:1318)

ترجمہ: حضرت ابو الحکم البجلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے تھے کہ اگر تمام آسمان والے اور زمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو ضرور جہنم میں ڈالیں گے۔

4:زنا کرنے والا:

وہ شخص جو اسلام کے مقرر کردہ جائز طریقے سے ہٹ کر جنسی خواہشات کی تکمیل کرتا ہے، وہ زانی کہلاتا ہے۔ زنا کا اصل مفہوم یہ ہے مرد و عورت بغیر نکاح کے آپس میں جنسی ملاپ کریں۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ زنا اور لواطت دونوں کے لیے وعید ہے یعنی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ، یا کوئی مرد کسی اور مرد کے ساتھ، یا کوئی عورت کسی اور عورت کے ساتھ جنسی ملاپ کرتے ہیں تو یہ سب عرف میں زانی شمار ہوتے ہیں۔

فائدہ: اگر مرد؛ مرد سے جنسی لطف اندوزی حاصل کرے اسے شرعی اصطلاح میں ”بدفعلی“ کہتے ہیں۔ اور عورت؛ عورت سے جنسی لطف اندوزی حاصل کرے تو اسے شرعی اصطلاح میں ”سِحاق“ کہتے ہیں۔

زنا سے متعلقہ چند آیات واحادیث:

1: وَ لَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیۡلًا

(سورۃ بنی اسرائیل، رقم الآیۃ:32)

ترجمہ: اور زنا کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بہت بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ

بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

(صحیح البخاری، باب اثم الزناۃ، رقم الحدیث:6809)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس وقت اس کے دل سے نور ایمان نکل جاتا ہے، اسی طرح جب چوری کرتا ہے تو اس وقت بھی نور ایمان دل سے نکل جاتا ہے، جب شراب پیتا ہے تو بھی نور ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے، کسی کو ناحق قتل کرتے وقت بھی نور ایمان سے دل خالی ہو جاتا ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نور ایمان کے نکلنے کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا اور پھر انہیں نکال کر کہا کہ اس طرح نور ایمان نکل جاتا ہے اس کے بعد دوبارہ انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور فرمایا کہ اگر بندہ توبہ کرلے تو نور ایمان دل میں اس طرح واپس لوٹ آتا ہے۔

3: عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ رَحِمَهُ اللهُ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: مَا تَقُولُونَ فِي الزِّنَا؟ قَالُوا: حَرَّمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرَةِ نِسْوَةٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ۔

(مسند احمد، رقم الحدیث:23854)

ترجمہ: حضرت ابو ظبیۃ الکلاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے

پوچھا: زنا کے بارے تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے تو وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا۔ حضرت مقداد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا: ایک بندہ دس عورتوں کے ساتھ زنا کرے اور دوسرا اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے تو اس دوسرے کا عذاب پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔

4: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الزَّانِي بِحَلِيلَةِ جَارِهِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِ، وَيَقُولُ لَهُ: ادْخُلِ النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ۔

(اعتلال القلوب للخرائطی، باب ذم الزنا والیم عقابہ، رقم الحدیث: 172)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی اس کو پاک کریں گے بلکہ اس سے فرمائیں گے کہ تو بھی جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جا۔

5: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔

(صحیح مسلم، باب بیان الذین لا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ، رقم الحدیث: 211)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین ایسے (بدبخت) لوگ ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان

سے کلام نہیں فرمائیں گے ،(ابو معاویہ کہتے ہیں کہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ)اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے اور ان کے لیے بہت تکلیف دینے والا عذاب ہو گا۔ بڑھاپے میں زنا کرنے والا، بادشاہ ہو کر جھوٹ بولنے والا اور محتاج ہو کر تکبر کرنے والا۔

6: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أُلْقِيَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ الْحَقِّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ. وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ.

(موطا امام مالک، باب ماجاء فی الغلول، رقم الحدیث:1325)

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: جب کسی قوم میں حرام مال عام ہو جائے ، تو اللہ رب العزت ان کے دلوں میں خوف اور دہشت بٹھا دیتے ہیں، اور جب کسی قوم میں زنا(بدکاری)عام ہو جائے تو ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے اور حادثاتی اموات پھیل جاتی ہیں، اور جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگے تو ان کے رزق کو گھٹا دیا جاتا ہے، جب کوئی قوم ظلم و ناانصافی کرنے لگے تو ان میں و قتال عام ہو جاتا ہے، اور جب کوئی قوم وعدہ خلافی (عہد شکنی) کے جرم کا ارتکاب کرتی ہے تو ان پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔

بدفعلی سے متعلقہ چند آیات واحادیث:

1: وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۸۱﴾

(سورۃ الاعراف: رقم الآیات: 80،81)

ترجمہ: اور ہم نے لوط کو بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہان کے کسی شخص نے نہیں کی تم جنسی ہوس پوری کرنے کے لیے عورتوں کے بجائے مردوں کے پاس جاتے ہو۔ تم ایسے لوگ ہو جو شرافت کی تمام حدیں پھلانگ چکے ہو۔

2: فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا جَعَلۡنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهَا حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ مَّنۡضُوۡدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِىَ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ بِبَعِيۡدٍ ﴿۸۳﴾

(سورۃ ھود، رقم الآیات: 82،83)

ترجمہ: پھر جب قوم لوط پر ہمارا عذاب آیا تو ہم نے اس زمین کے اوپر والے حصے کو نیچے والے حصے میں تبدیل کر دیا اور ان پر سخت مٹی کے تہہ بہ تہہ پتھر برسائے جن پر آپ کے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور یہ بستی ظالموں سے دور نہیں۔

3: عَنۡ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسۡتَعۡمَلَتۡ أُمَّتِي خَمۡسًا فَعَلَيۡهِمُ الدَّمَارُ إِذَا ظَهَرَ فِيهِمُ التَّلَاعُنُ وَلُبۡسُ الۡحَرِيرِ وَاتَّخَذُوا الۡقَيۡنَاتِ وَشَرِبُوا الۡخُمُورَ وَاكۡتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ۔

(شعب الایمان، رقم الحدیث: 5084)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت پانچ چیزوں کے استعمال کو حلال سمجھنے لگے گی تو ہلاک ہو جائے گی۔ جب ان کی طرف سے ایک دوسرے پر لعنت کرنا ظاہر ہو جائے، ریشم پہننے لگے، گانے والیاں رکھنے لگے، شراب نوشی میں لگ جائے اور (شہوت کو غیر فطری طریقے سے پورا کرتے ہوئے) مرد؛ مرد پر اکتفاء کرے اور عورت؛ عورت پر۔

5: قطع تعلقی کرنے والا:

وہ انسان جو رشتوں کو جوڑنے کے بجائے توڑتا ہے، دنیاوی معاملات کی وجہ سے بول چال ختم کرنے والا، رشتہ ناتے ختم کرنے والا، خوشیوں اور غمیوں میں آپس میں الگ ہونے والا، قریبی رشتہ داروں، بہن بھائیوں، عزیز و اقارب سے اپنے تعلقات ختم کرنے والا "قاطع الرحم" کہلاتا ہے۔

قطع تعلقی سے متعلقہ چند آیات واحادیث:

1: وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

(سورۃ الرعد، رقم الآیۃ: 25)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو مضبوطی سے باندھنے کے بعد توڑتے ہیں اور جن رشتوں کو اللہ نے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں توڑ ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد مچاتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے اللہ کی رحمت سے دوری (لعنت) ہے اور انہی لوگوں کے لیے آخرت میں برا گھر (جہنم) ہے۔

:2 فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

(سورۃ محمد، رقم الآیۃ:22)

ترجمہ: پھر اگر تم نے (قتال فی سبیل اللہ سے) منہ موڑا تو تم سے کیا توقع رکھی جائے ؟ یہی کہ تم زمین میں فساد مچاؤ اور اپنے خونی رشتے کاٹ ڈالو۔(جن کے بارے میں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے)

:3 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اتَّقُوا اللهَ وَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ ثَوَابٍ أَسْرَعُ مِنْ صِلَةِ رَحِمٍ... فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ وَاللهِ لَا يَجِدُهَا عَاقٌّ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ.

(المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:5664)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے، ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور "صلہ رحمی" کرو، کیونکہ اس عمل کا ثواب جلدی قبول ہوتا ہے...... جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے لیکن والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا اسے سونگھ بھی نہیں پائے گا۔

نوٹ: حدیث مبارک میں علامت (......) اس لیے لگائی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہاں کچھ عبارت حذف کر دی گئی ہے۔

6: شلوار / تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا (متکبر)

وہ شخص جو ضد و عناد کی وجہ سے حق بات کو قبول نہ کرے اور غلطی پر جما رہے، اپنے سے کم حیثیت لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ غرور، گھمنڈ اور انانیت کی وجہ سے اس کی گردن اکڑی رہتی ہو۔ دوسروں کو کمتر اور خود کو برتر سمجھنے والا شخص متکبر کہلاتا ہے۔ تکبر کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنی شلوار / پاجامہ / پینٹ / تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا ہوتا ہے۔

اپنی تہبند / شلوار کو نصف پنڈلی تک رکھیں اگر ایسا کرنے میں کسی طرح کی کوئی دشواری ہو تو کم از کم درجہ یہ ہے کہ ٹخنوں سے اوپر ہی رکھیں۔ صرف نماز کے وقت پائجامے اونچے کرنا کافی نہیں ہے۔ عام حالات میں بھی مردوں کے لیے ٹخنے ننگے رکھنے کا حکم ہے۔ عورتوں کے لیے نہیں۔

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے متعلقہ احادیث:

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:5787)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹخنوں کا جو حصہ ازار (شلوار / پاجامہ / پینٹ / تہبند وغیرہ) کے نیچے ڈھکا رہے گا وہ حصہ جہنم میں جلے گا۔

2: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:5787)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنی ازار (شلوار / پاجامہ / پینٹ / تہبند وغیرہ) گھسیٹ کر چلے گا اللہ قیامت والے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے۔

3: عَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِبْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ۔ قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللهِ مَرَّتَيْنِ.قَالَ: لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ. فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ.قَالَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَنَا رَسُولُ اللهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرَاءَ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ. قُلْتُ اِعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا. قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً. قَالَ: وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

(سنن ابی داود، رقم الحدیث:4086)

ترجمہ: حضرت ابو جُرَی جابر بن سُلیم تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جب میں مدینہ منورہ آیا تو) میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے احکام و آراء پر تمام

لوگ عمل پیرا ہیں وہ جو کچھ فرماتے ہیں سب لوگ اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ میں سلام کیا: عليك السلام يا رسول الله۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عليك السلام نہ کہو! کیونکہ یہ الفاظ (زمانہ جاہلیت میں) مردوں سے سلام کے وقت کہے جاتے تھے۔ بلکہ السلام عليك کہو! میں نے عرض کی کہ کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یہ تو طے شدہ بات ہے کہ) میں اللہ کا رسول ہوں (آپ یہ پوچھیں کہ مجھے کس مقصد کے لیے مبعوث کیا گیا) اگر آپ کو نقصان پہنچے اور آپ اللہ سے (میرے وسیلے سے) دعا کریں تو وہ آپ سے اس کو دور کر دے گا۔ اگر آپ قحط سالی کا شکار ہوں اور آپ اللہ سے (میرے وسیلے سے) دعا کریں تو وہ آپ کے لیے (قحط سالی کو دور کر کے) ہریالی اگا دے گا۔ اگر آپ سنسان جنگل میں ہوں اور سواری گم ہو جائے آپ اللہ سے (میرے وسیلے سے) دعا کریں تو وہ آپ تک سواری پہنچا دے گا۔ روای حضرت جابر بن سُلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: مجھے کچھ نصیحتیں فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو گالی نہ دینا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد، غلام یہاں تک کہ اونٹ اور بکری تک کو گالی نہیں دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نیکی کو معمولی اور حقیر سمجھ کر مت چھوڑنا۔ بھلے وہ اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا ہی ہو، یہ بھی نیکی ہے۔ اپنی تہبند (شلوار) کو آدھی پنڈلی کے برابر اونچا رکھو۔ اگر ایسا کرنے میں دشواری ہو تو بہر حال ٹخنوں سے اوپر رکھو اور ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر کی

علامت ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔ اگر کوئی شخص آپ کو نامناسب بات کہے یا آپ میں پائے جانے والے کسی عیب کی وجہ سے آپ کو عار دلائے تو اس کے بدلے میں آپ اس کو ایسے عیب کی وجہ سے عار نہ دلائیں جو اس میں پایا بھی جاتا ہو کیونکہ اس کے اس عمل کا وبال اسی پر ہو گا۔

7: والدین کا نافرمانی کرنے والا:

والدین کی فرمانبرداری ضروری ہے۔

والدین کی نافرمانی سے متعلقہ چند آیات واحادیث:

1: وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ؕ

(سورۃ بنی اسرائیل، رقم الآیۃ: 23،24)

ترجمہ: اور آپ کے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو انہیں "اُف" بھی نہ کہو اور جھڑکو بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو۔ اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عاجزی و انکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) یہ فریاد کرتے رہو کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (پیار و محبت سے) پالا تھا۔

2: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْضَرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِينَ. فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَغْفِرْ لَهُ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ: آمِينَ. فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِينَ.

(المستدرک للحاکم، رقم الحدیث:7338)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب جمع ہو جاؤ! ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب آپ علیہ السلام نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا فرمایا تو آمین۔ جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص کے سامنے آپ کا

ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

8: شراب پینے والا:

شراب نوشی بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ خواہ اس سے کسی کو نشہ چڑھے یا نہ چڑھے، کم مقدار میں پیے یا زیادہ، خوشی کے موقع پر پیے یا پریشانیوں کو کم کرنے کا بہانہ بنا کر، ہر حال میں حرام ہے۔ شرابی جہاں اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے وہاں دنیا کا نقصان بھی اٹھاتا ہے، شراب کے نشے میں مال کا ضائع ہونا اور جسمانی صحت کا بیماریوں میں برباد ہو جانا واضح ہے۔

شراب نوشی سے متعلقہ چند آیات و احادیث:

1: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

(سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ: 90)

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب، جُوا، بتوں کے تھان (وہ قربان گاہ جو بتوں کے سامنے بنادی جاتی تھی اور لوگ بتوں کے نام پر وہاں جانور وغیرہ قربان کیا کرتے تھے) اور جُوے کے تیر (زمانہ جاہلیت میں ایک مشترک اونٹ ذبح کرتے اس کے گوشت کی تقسیم کا طریقہ یہ اختیار کرتے کہ مختلف تیروں پر حصوں کے نام لکھ دیتے اور ایک تھیلے میں ڈال دیتے پھر جس شخص کے نام جتنا حصہ نکل آیا اسے

اتنا گوشت دے دیتے اور اگر کسی کے نام پر کوئی ایسا تیر نکل آیا جس پر کوئی حصہ مقرر نہ ہوتا تو اسے کچھ نہ دیتے یہ جوا ہے اور اس کے لیے جو تیر استعمال ہوئے وہ جوئے کے تیر کہلاتے) یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

2: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاللهِ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ۔

(صحیح البخاری، رقم الحدیث:5590)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوعامر رضی اللہ عنہ یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے اور اللہ کی قسم انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانوں باجوں کو حلال سمجھیں گے (حالانکہ یہ حرام ہیں)۔

3: عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَتٰى ذَاكَ؟ قَالَ:إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ۔

(جامع الترمذی، رقم الحدیث:2212)

ترجمہ: حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت میں بھی زمین میں دھنس جانے، شکلوں کے بگڑ جانے اور پتھروں کی بارش والے عذاب نازل ہوں گے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایسے واقعات کب رونما ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گانے والی عورتوں، گانوں کا عام رواج ہو جائے گا اور کثرت سے شرابیں پی جائیں گی۔

شب براءت کی چند بدعات وخرافات:

1. غسل کو باعث فضیلت اور ضروری سمجھنا۔
2. ساری رات جاگنے کو ضروری تصور کرنا۔
3. چند عبادات کو مخصوص کرنا، مثلاً: صلاۃ الفیہ (ہزاری نماز)
4. انفرادی عبادات کو اجتماعی شکل دینا جیسے صلوٰۃ التسبیح کی جماعت۔
5. مردوں اور عورتوں کا مخلوط (دینی) اجتماع کرنا۔
6. حلوے مانڈے ضرور پکانا۔
7. آتش بازی اور چراغاں کرنا۔
8. بیوہ خواتین کا اپنے مردہ خاوندوں کے لیے بن سنور کر بیٹھنا۔
9. مردوں کی ارواح کے آرام کے لیے گھروں میں بستر لگانا۔
10. قبرستان جانے کو ضروری سمجھنا۔
11. ایک دوسرے کو مبارکباد دینا۔

کتابیات

کتاب	مصنف	وفات
قرآن کریم		
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ	179ھ
مسند احمد	امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ	241ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ	256ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج القُشَیری رحمہ اللہ	261ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجۃ رحمہ اللہ	273ھ
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث رحمہ اللہ	275ھ
جامع الترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی الترمذی رحمہ اللہ	279ھ
اعتلال القلوب	امام ابو بکر محمد بن جعفر الخرائطی رحمہ اللہ	327ھ
المعجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمہ اللہ	360ھ
المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ المعروف امام حاکم رحمہ اللہ	405ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ	458ھ